سوال

(299) رضاعی بھائی کی نسبی بہن سے نکاح کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کی کئی لڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا صرف اس لڑکے نے اپنے ماموں بکر کی بیوی کا دودھ پیا ہے اور بکر کی اس بیوی سے کئی لڑکے ہیں تو اس صورت میں بکر کے پسر کی شادی زید کی دختر سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس صورت میں بکر کے پسر کی شادی زید کی دختر سے ہو سکتی ہے اس لیے کہ جب زید کی لڑکیوں نے بکر کی بیوی کا دودھ نہیں پیا ہے تو نہ بکر کی بیوی زید کی لڑکیوں کی ماں ہوئی اور نہ بکر کے لڑکے زید کی لڑکیوں کے بھائی ہوئے اور جب بکر کے لڑکے اور زید کی لڑکیوں میں رشتہ رضاعت محقق نہیں ہوا تو بکر کے پسر کی شادی زید کی دختر سے ہو سکنے میں کسی طرح شبہ نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۔کتبہ : محمد عبداللہ (14/ذی القعدۃ 1330ھ)

ھوالموفق :۔

صورت مسئولہ میں زید کی لڑکیاں بکر کے پسر کے رضاعی بھائی کی نسبی بہنیں ہوئیں اور رضاعی بھائی کا نسبی بہن سے نکاح کرنا بلاشبہ جائز ہے فقہائے حنفیہ نے بھی اس کی تصریح کی ہے شرح وقایہ میں ہے۔

"وتحل اخت اخیہ رضاعا کما تحل نسبا کاخ من الاب لی اخت من امہ تحل لاخیہ من ابیہ "[1]

(اس کے رضاعی بھائی کی بہن حلال ہے جس طرح نسبی بھائی کی بہن حلال ہے جیسے علاتی بھائی کی ایک اخیافی بہن ہے تو وہ اپنے علاتی بھائی کے لیے حلال ہو گی)

عمدۃ الرعایۃ حاشیۃ شرح الوقایۃ میں ہے۔

"قولہ رضاعا یصح اتصالہ بالمضاف الیہ وبالمضاف وبکلیھما کان یکون لک اخ نسبی لہ اخت رضاعیۃ فھی حلال علیک وکذا اذا کان لک اخ رضاعی لی اخت نسبیۃ وکذا الاخت الرضاعیۃ للاخ الرضاعی والوجہ فیہ ان المحرم من الرضاع انما ھو مایحرم من النسب ومثل ہذہ القرابۃ من النسب قد یکون غیر محرمۃ فلا یحرم مثلھا من الرضاع انتہی "

(اس کا قول "رضاعاً" تو اس کا تعلق مضاف الیہ "اخیہ" مضاف "اخت" اور مضاف و مضاف الیہ دونوں کے ساتھ ہو سکتا ہے گویا کہ تمہارا ایک نسبی بھائی ہو۔ اس کی ایک نسبی بہن ہو تو تمہارے لیے اس سے نکاح کرنا جائز ہوگا۔ اسی طرح جب تمہارا ایک رضاعی بھائی ہو اس کی ایک نسبی بہن ہو اور یہی معاملہ رضاعی بہن کا رضاعی بھائی کے ساتھ ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ رضاعی رشتہ تو صرف وہی حرام ہے جو رشتہ نسب سے حرام ہے اور اس طرح کی قرابت و رشتے داری بعض اوقات حرام نہیں ہوتی تو پھر اس طرح کا رضاعی رشتہ بھی حرام نہیں ہوگا)

نیز عمدة الرعایة" میں ہے۔

"قولہ: کاخ من الاب صورتہ ان یکون لک اخ من الاب اي یکون ابوک وابوہ واحدا وامک غیر امہ بان تزوج ابوک امراتین احدھما امک والثانیة ام اخیک وکانت لاخیک المذکور اخت من الام بان کان امہ متزوجہ قبل ابیک بزوج آخر فولدت منہ بنتا فھی حلال علیک اتفاقا" انتھی "واللہ تعالیٰ اعلم۔

(اس کا یہ قول "جیسے علاتی بھائی" اس کی صورت یہ ہے کہ تمہارا ایک علاتی بھائی ہو۔ یعنی تمہارا اور اس کا باپ ایک ہو جب کہ تمہاری ماں اس کی ماں کے سوا ہو۔ جیسے تمہارے باپ نے دو عورتوں سے شادی کی ہو اور ان عورتوں میں سے ایک تمہاری ماں ہو اور دوسری تمہارے بھائی کی ماں ہو۔ تمہارے اس مذکورہ بالا بھائی کی ایک اضیافی بہن ہو۔ یعنی اس کی ماں نے تیرے باپ سے نکاح کرنے سے پہلے کسی اور خاوند سے شادی کی ہو اور اس خاوند سے اس نے ایک بیٹی پیدا کی ہو تو اس لڑکی سے تمہارا نکاح بالاتفاق جائز ہوگا)

---

[1]۔ شرح الوقایة (1/3/53) طبعہ الوراق عمان

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 498

محدث فتویٰ